تعالیٰ اللہ الملک الحق

اسلامی تقریبات

از مولانا سید محمد میاں صاحب

کتابستان

قاسم جان اسٹریٹ۔ دلی ۶

تعالیٰ اللہ الملک الحق

اسلامی تقریبات

عید الفطر۔ عید الاضحیٰ
نماز۔ صدقہ فطر۔ قربانی اور عقیقہ
کے

مسائل اور دعائیں

از مولانا سید محمد میاں صاحب

شائع کردہ:۔ کتابستان۔ گلی قاسم جان دہلی ۶

مطبوعہ: اعلیٰ پرنٹنگ پریس دہلی، طبع سوم، اکتوبر ۱۹۷۳ء، قیمت ۶۰ نئے پیسے

مرقع عہدِ رسالت وخلافتِ راشدہ

یہ عجیب وغریب چارٹ، ایجاد واختراع، تحقیق وریسرچ، دماغی کاوش اور ذہنی تخلیق کا عجیب وغریب نمونہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے لے کر خلافتِ راشدہ کے ختم تک ۹۳ سال کے واقعات نہایت خوبصورت ترتیب کے ساتھ رنگین لائنوں میں نمایاں کئے گئے ہیں اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ قرآن شریف کی کون کونسی صورت کس سنہ میں نازل ہوئی

اس مرقع میں عرب شریف کے چار نقشے بھی دیئے گئے ہیں جن سے زمانۂ ولادت مبارکہ، زمانۂ بعثت، پھر اشاعت اسلام اور فتوحاتِ اسلامی کے مختلف دوراداں کے حدود واضح ہو جاتے ہیں۔ سائز ۳۰ × ۴۰ ہے جو ہندوستان کے بڑے نقشہ کا ہوتا ہے۔ اعلیٰ قسم کا کاغذ۔ کتابت نہایت اعلیٰ۔ رنگین طباعت دیدہ زیب۔ اور دلکش۔ یہ مرقع یا نقشہ طلبہ مدرسین اور علم دوست حضرت کے لئے یکساں طور پر مفید ہے۔

• ابتدائی درجات کے لئے مکتبوں اور مدرسوں میں • عام مسلمانوں کے لئے مسجدوں میں اور اپنی دلچسپی کے لئے اپنی ذاتی لائبریری یا نشست گاہ میں آویزاں کیجئے آرائش وزیبائش بھی ہوگی اور سیرۃ مقدسہ اور خلافت راشدہ کی تاریخ کا متبرک آئینہ بھی سامنے رہے گا۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک روپیہ

کتابستان۔ گلی قاسم جان۔ دہلی - ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی تقریبات

سال میں دو عیدیں آتی ہیں (۱) رمضان شریف کے ختم پر یعنی یکم شوال المکرم کو اس کو عید الفطر کہتے ہیں (۲) ذی الحجہ کی دس تاریخ کو جسے عید الاضحیٰ کہا جاتا ہے۔

جمعہ کی طرح عید کی بھی دو رکعتیں ہوتی ہیں۔ دونوں میں قرارت آواز سے پڑھی جاتی ہے دونوں میں خطبہ ہوتا ہے اور جن پر جمعہ کی نماز فرض[1] ہو جاتی ہے۔ انھیں پر عید کی نماز واجب ہوتی ہے اور جو شرطیں

---

[1] نماز جمعہ فرض ہونے کی چار شرطیں ہیں۔ مرد ہونا۔ آزاد ہونا۔ تندرست ہونا۔ مقیم ہونا۔ لہٰذا بچوں اور عورتوں پر۔ غلاموں اور قیدیوں پر۔ فاتر العقل۔ یا دھے لولے لنجے۔ اپاہج اور معذور پر نماز جمعہ فرض نہیں ہوتی۔ البتہ اگر پڑھ لیں تو نماز درست ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

جمعہ کی نماز میں ہیں وہی عید کی نماز کی بھی ہیں - فرق یہ ہے :-

(۱) جمعہ کی نماز فرض ہے نماز عید واجب -

(۲) نماز جمعہ کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور نماز عید کا وقت آفتاب نکلنے سے کچھ دیر بعد سے یعنی اشراق کے وقت سے شروع ہوتا ہے - اور زوال سے کچھ پہلے ختم ہو جاتا ہے -

(۳) نماز عید کو جاتے آتے یہ تکبیر کہی جاتی ہے -

اَللّٰہُ اَکبر اَللّٰہُ اَکبر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبر اَللّٰہُ اَکبر وللّٰہ الحَمد

اس کو تکبیر تشریق کہا جاتا ہے

(۴) عید کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں ان کو تکبیرات زوائد کہا جاتا ہے - (تفصیل آگے آ رہی ہے -

(۵) عید کی نماز میں خطبہ بعد میں ہوتا ہے اور نماز جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے -

(۶) جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض ہے اور نماز عید میں خطبہ سنت ہے

؎ نماز جمعہ صحیح ہونے کی پہلی شرط تو یہ ہے کہ جہاں نماز پڑھائی جا رہی ہے وہ ایسی جگہ ہو جہاں تھوڑی بہت شہریت پائی جاتی ہو - چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں ہے شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اُس سے متعلق ہوں مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے نماز جمعہ وہاں بھی ہو سکتی ہے - دوسری شرط - نماز ظہر کا وقت - تیسری شرط نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا - چوتھی شرط جماعت پانچویں شرط اذن عام یعنی ایسی جگہ جہاں پہونچنے کی سب کو اجازت ہو -

(۷) جمعہ کی نماز میں دو اذانیں اور ایک تکبیر ہوتی ہے اور عید کی نماز میں نہ اذان ہوتی ہے نہ تکبیر -

اب عید اور بقرعید کے مستحبات و فرائض علیحدہ علیحدہ ملاحظہ فرمایئے -

مستحبات عیدالفطر

غسل اور مسواک کرنا - اپنے پاس جو کپڑے ہیں ان میں سے اچھے کپڑے پہننا - خوشبو لگانا - نماز کو جانے سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا عیدگاہ میں نماز پڑھنا - پیدل جانا - ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا - عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نہ پڑھنا -

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز جمعہ کی طرح نماز عید کی بھی دو رکعتیں ہیں - خصوصیت یہ ہے کہ عید کی نماز میں چھ تکبیریں زیادہ کہی جاتی ہیں - آپ جب جماعت کی صف سیدھی کر کے نیت باندھنے لگیں تو دل میں یہی ارادہ کر لیں کہ :-

" میں دوگانہ عیدالفطر چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اس امام کے پیچھے پڑھ رہا ہوں "

اسی کو آپ زبان سے ادا کر لیں پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں

اور سبحانک اللّٰھم پڑھیں۔

سبحانک اللّٰھم ختم کرنے کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیجئے۔ پھر دوسری بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیے اور ہاتھ چھوڑ دیجئے پھر تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہیے اور اس دفعہ ہاتھ چھوڑنے کے بجائے باندھ لیجئے امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ اور الحمد للہ اور سورت جہر سے پڑھے گا۔ آپ خاموشی سے کان لگائے سنتے رہیں گے، قرات کے بعد رکوع اور سجدہ ہوگا دوسری رکعت میں امام پہلے قرات کرے۔ قرات سے فراغت کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر کہی جائے اور ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہی جائے اور ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر تیسری مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہی جائے اور ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدہ کے موافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔ جمعہ کی طرح عیدین میں بھی دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

متفرق مسائل

نیت کرتے ہوئے دوگانہ عید کے بجائے عید کی واجب نماز بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۲) کوئی بھی تکبیر ہو آپ امام کے تابع کی حیثیت سے تکبیر کہیں۔ یعنی امام پہلے تکبیر کہے اور آپ اس طرح تکبیر کہیں کہ آپ کی

تکبیر امام کی تکبیر کے بعد ختم ہو۔ اگر تکبیر تحریمہ آپ کی امام کی تکبیر سے پہلے ختم ہو گئی تو آپ کی نماز نہیں ہوگی۔

(۳) بقرعید کی نماز بھی بالکل اسی طرح ہوگی۔ البتہ نیت باندھتے ہوئے آپ دوگانہ عیدالفطر کے بجائے دوگانہ عیدالاضحیٰ یا عیدالاضحیٰ کی واجب نماز کہیں۔

(۴) اگر کسی مجبوری سے عیدالفطر کی نماز پہلے روز نہ پڑھی جائے تو دوسرے روز پڑھی جاسکتی ہے۔ اس کے بعد نہیں۔

عیدالاضحیٰ کے خاص احکام

عیدالفطر کے مستحبات آپ پڑھ چکے ہیں یہی باتیں عیدالاضحیٰ میں بھی مستحب اور مسنون ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔

(۱) نماز سے پہلے ناشتہ نہ کیا جائے بلکہ نماز کے بعد اور اگر آپ کے یہاں قربانی ہو تو قربانی ~~کے گوشت سے کیا جائے~~ کا گوشت تناول کیا جائے

(۲) راستہ میں یہ تکبیر ~~زور سے~~ کہتے ہوئے جائیں۔ کی تکرار آواز سے

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد

(۳) اگر کسی مجبوری سے بقرعید کی نماز پہلے دن نہ پڑھی جاسکے تو اگلے روز یعنی ۱۱ کو اور اس دن بھی مجبوری ہو تو بارہ کو پڑھی جاسکتی ہے اس کے بعد نہیں پڑھی جائے گی۔

ماہ ذی الحجہ کے خاص دن ان کے نام اور تکبیراتِ تشریق

۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک یہ پانچ دن اس مہینہ میں خاص ہیں۔ حج کے موقع پر ان دنوں میں خاص خاص فرض ادا کئے جاتے ہیں۔ ان کے نام بھی الگ الگ ہیں۔

۹ ذی الحجہ کو یوم عرفہ کہا جاتا ہے۔ ۱۰ ذی الحجہ کو یوم النحر اور ۱۱، ۱۲، ۱۳ کو ایام تشریق۔ یہی تکبیر جو چند سطر اوپر آپ پڑھ چکے ہیں جو نماز کو جاتے ہوئے راستہ میں پڑھی جاتی ہے اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں۔ اسی کی جمع تکبیرات تشریق ہے۔ ان پانچ دنوں میں ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق کہنا واجب ہے۔ نویں تاریخ کو نماز فجر کے بعد سے یہ تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک یہ تکبیر کہی جاتی ہے۔ فرضوں کا سلام پھیرتے ہی آواز سے ایک مرتبہ یہ تکبیر کہنی چاہئے البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں اگر امام بھول جائے تب بھی مقتدی ضرور کہیں۔

---

(۳)

صدقہ فطر

معنےٰ: فطر۔ روزہ نہ رکھنا یا روزہ رکھنے کے بعد کھولنا۔

صدقہ فطر: وہ صدقہ جو رمضان کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی میں شکریہ کے طور پر ادا کریں۔

عید الفطر: خوشی منانے کا وہ دن جو ختم رمضان پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر منائیں

رمضان شریف جو روحانیت کی فصل بہار ہے جو اللہ تعالےٰ کا احسان عظیم اور بہت بڑا انعام ہے۔ کل شام ختم ہو چکا۔ جس قدر توفیق ہوئی اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم نے بھی حصہ لیا ہم اللہ کے بندے ہیں بندگی کا تقاضا ہے کہ اس انعام کے مکمل ہونے پر خوشی منائیں اللہ کا شکر ادا کریں۔ اس کی بڑائی اور عظمت کا زبان سے بھی اعتراف کریں اور عمل سے بھی اس کا اظہار کریں۔ ہم نہائیں دھوئیں۔ صاف

ستھرا لباس پہنیں ۔ خوشبوئیں لگائیں اس کی بڑائی اور عظمت کا اقرار کرتے ہوئے گھروں سے نکلیں ایک جگہ جمع ہوں المعدوگانہ شکرادا کریں اور اس دوگانہ میں خاص طور سے اس کی بڑائی اور کبریائی کا اعتراف کریں۔

مگر دیکھو خوشی منانے کے وقت ان بھائیوں کو نہ بھولو جو ہم سے زیادہ غریب اور زیادہ ضرورت مند ہیں ۔ ہم خوش ہیں تو پہلے ان کو خوش کریں اور جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہم پر احسان کیا ہے ہم اس کے بندوں پر احسان کریں ۔ پس جب ہم نماز عید کو جانے لگیں تو جانے سے پہلے اُن کی ضرورتوں کا کچھ انتظام کر جائیں ۔ اللہ تعالےٰ نے ایک حد مقرر فرما دی ہے کہ ان غریبوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اتنی مقدار تم اپنے پاس سے دے دو ۔ اسی کو صدقۂ فطر کہتے ہیں ۔ اس کے احکام یہ ہیں ۔

صدقۂ فطر کی مقدار اور اس کے احکام

مقدار (الف) گیہوں ۔ گیہوں کے آٹے یا ستو کا آدھا صاع (جو ۱۳۵ تولہ کا ہوتا ہے ۔ یعنی ایک سیر گیارہ چھٹانک احتیاطاً پونے دو سیر) (ب) جَو ۔ جَو کے آٹے ۔ جَو کے ستو کا پورا صاع (ساڑھے تین سیر) (ج) پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت ۔ (د) جَو اور گیہوں کے علاوہ کوئی اور غلہ شلاً چاول ۔ باجرہ ۔ جوار

وغیرہ دیا جائے تو اتنا دیا جائے جتنا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت میں آتا ہو ۔ یہ ایک شخص کا صدقۂ فطر ہے ۔

کس پر واجب ہوتا ہے

ہر مسلمان آزاد پر ۔ مرد ہو یا عورت جب کہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو ۔ صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے ۔ اگر وہ کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھ سکا تب بھی اس پر صدقۂ فطر واجب ہے ۔

زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے نصاب اور وجوب میں فرق

زکوٰۃ یا صدقہ فطر کے نصاب میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ باون تولہ چھ ماشہ چاندی جو زکوٰۃ کا نصاب ہے وہی صدقۂ فطر کا نصاب بھی ہے ۔ فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو ضروری ہے کہ اتنی چاندی یا سونا اس کے پاس نقد موجود ہو یا اتنی قیمت کا کوئی تجارتی مال ہو ۔ صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے ان چیزوں کی خصوصیت نہیں ہے ۔ کیونکہ صدقۂ فطر کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا جاتا ہے ۔ ہاں حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں میں شرط ہے

پس اگر کسی کے پاس اس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے پیتل چینی وغیرہ کے برتن موجود ہوں یا کوئی مکان اس کا خالی پڑا ہے یا

اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اس کی حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور ان چیزوں کی قیمت نصاب کی برابر یا زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں صدقۂ فطر واجب ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال گزرنا بھی شرط نہیں ہے بلکہ اسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تب بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا ہوتا ہے

(۱) ہر شخص مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو ان کے مال میں سے ادا کرے

(۲) بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالک نصاب نہ ہو تو اس کی جانب سے بھی صدقۂ فطر دینا واجب ہے ورنہ نہیں اور مال دار ہو تو اسی کے مال سے دے۔

کس وقت واجب ہوتا ہے (وقت وجوب)

عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہو جاتا ہے پس جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا اس کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

کب تک واجب رہتا ہے

جب تک ادا نہ کیا جائے خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے۔

ادائیگی کا بہتر وقت

صدقۂ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت یہ ہے کہ عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کر دو۔

رمضان میں صدقۂ فطر

اگر کوئی شخص عید سے پہلے رمضان شریف میں صدقۂ فطر ادا کر دے تو یہ بھی جائز ہے لیکن اگر رمضان سے بھی پہلے مثلاً شعبان یا رجب میں ادا کرے تو جائز نہیں ہے۔

صدقۂ فطر کن کن کو دینا چاہیے کن کو نہیں

(۱) جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انھیں صدقۂ فطر بھی دینا جائز ہے اور جنھیں زکوٰۃ دینی جائز نہیں صدقۂ فطر بھی دینا جائز نہیں ہے۔

(۲) جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو وہ نہ صدقۂ فطر لے سکتے ہیں نہ زکوٰۃ۔ نہ کوئی اور فرض یا واجب صدقہ ان کو لینا جائز ہے۔

(۳) ایک آدمی کا صدقۂ فطر تھوڑا تھوڑا کر کے کئی ضرورت مندوں کو دیا جا سکتا ہے اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک ضرورت مند کو دے دیا جائے۔

(۴)

قربانی

فضیلت، طریقہ، ثواب اور احکام

فضیلت اور ثواب

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ یہ قربانی کیا ہے؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے۔

صحابۂ کرام نے پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا ثواب کیا ہوتا ہے۔

ارشاد ہوا۔ قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی [1]

---

[1] ابن ماجہ۔ حاکم وغیرہ۔ ترغیب وترہیب ص۱۸۹

پھر ارشاد ہوا۔ قربانی کے دنوں میں سب سے افضل عمل قربانی ہے۔ ان دنوں میں قربانی سے زیادہ اور کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے قربانی کرتے وقت خون کا قطرہ زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک درجہ پالیتا ہے۔ پس پوری خوش دلی سے اس فرض کو انجام دو۔[2]

قربانی کس پر واجب ہے

(۱) جس پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے بقرعید کے دنوں میں اسی پر قربانی واجب ہوتی ہے۔

(۲) اگر ۱۲ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے مسافر وطن لوٹ آیا، یا کہیں پندرہ روز قیام کا ارادہ کرلیا۔ یا غریب آدمی صاحب نصاب بن گیا تو اس پر قربانی واجب ہوگئی۔ اگر ذبح کرنے کا وقت نہ مل سکے تو اگلے روز اس کی قیمت صدقہ کرے۔

(۳) اگر اتنی حیثیت نہ ہو کہ صدقۂ فطر اس پر واجب ہو تو قربانی اس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر قربانی کردے گا تو بہت بڑے ثواب کا مستحق ہوگا۔

(۴) قربانی صرف اپنی طرف سے واجب ہوتی ہے اولاد کی طرف سے قربانی واجب نہیں ہوتی۔ اگر بیوی صاحب نصاب ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ یہ قربانی اپنے پاس سے کرے گی۔

---

[2] ابن ماجہ

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے تو آپ اپنے ماں باپ یا سرورِ کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صحابۂ کرام۔ اہل بیت یا اپنے پیر یا استادوں کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے بھی قربانی کرسکتے ہیں

وقت (۱) ذی الحجہ کی دسویں تاریخ یعنی بقرعید کے دن سے لے کر بارہ ذی الحجہ کی شام تک قربانی کا وقت ہے۔ آپ جس دن چاہیں قربانی کردیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ بقرعید کے دن قربانی کریں۔

(۲) ان دنوں میں رات کو بھی قربانی کی جاسکتی ہے مگر بہتر یہی ہے کہ دن کے وقت قربانی کی جائے۔

(۳) بارہ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے وقت قربانی کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

(۴) قربانی کرنے والا جب تک نماز عید سے فارغ نہ ہوجائے قربانی کرنا درست نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ دیہات میں رہتے ہیں جہاں عید کی نماز واجب نہیں ہوتی یا آپ دیہات پہنچ گئے ہیں۔ یا آپ نے قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دیا ہے تو دیہات میں نماز عید سے پہلے قربانی کی جاسکتی ہے۔

طریقہ قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹاؤ اور یہ دعا پڑھو۔
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ

اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ۔ ؎

پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرو۔ ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھو
اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔

بہتر یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرو۔ ورنہ قربانی کے وقت وہاں موجود رہو اور اوپر لکھی ہوئی دعائیں پڑھو۔

نیت قربانی کے وقت دل سے یہ ارادہ ضروری ہے کہ میں یہ قربانی اپنی طرف سے کررہا ہوں (نفلی قربانی میں اس کی نیت کرے جس کو ثواب پہنچانے کے لئے یہ قربانی کررہا ہے) باقی نیت کے الفاظ کا زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح یہ دعائیں بھی جو اوپر لکھی گئی ہیں پڑھنی ضروری نہیں ہیں۔ اگر پڑھ لی گئیں تو دعا مسنون پڑھنے کا ثواب ملے گا ورنہ یہ ثواب نہیں ملے گا۔ قربانی بہرحال ہوجائے گی مگر ذبح کرتے وقت ذبح کرنے والے کو اور جو اس کے ساتھ جانور

؎ ترجمہ:۔ میں نے رخ کرلیا اپنا اس اللہ کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔ سب سے ہٹ کر صرف اسی کا ہوکر اور میں مشرک نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز۔ میری قربانی۔ میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اپنے رب کا فرمانبردار ہوں۔ اے اللہ یہ عطیہ تیری ہی طرف سے ہے اور یہ قربانی تیرے ہی لئے ہے۔

کو قابو میں رکھنے میں شریک ہے اس کو بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ضروری ہے۔

قربانی کے جانور اور ان کے حصے

چھ جنس کے جانور جو گھر میں پائے جاتے ہیں قربانی انھیں میں سے کسی کی کی جا سکتی ہے۔ یہ نر ہو یا مادہ ہر ایک کی قربانی جائز ہے۔ چھ جنسیں یہ ہیں۔

اونٹ۔ بیل۔ بھینس۔ دنبا۔ بکرا۔ بھیڑ۔

ان میں سے اول کے تین جانوروں کو عربی میں "بدنہ" کہا جاتا ہے۔ ان کو ہمارے یہاں بڑے جانور کہتے ہیں۔ باقی تین کو چھوٹے جانور کہا جاتا ہے۔ چھوٹے جانوروں میں سے ایک کو صرف ایک ہی کر سکتا ہے۔ ان میں شرکت جائز نہیں۔ بڑے جانوروں میں سات آدمی تک ایک کو کر سکتے ہیں۔ یعنی ایک گائے، بیل یا بھینس یا اونٹ میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں۔ سات سے کم ہوں مثلاً ایک آدمی تین حصے لے۔ ایک دو حصے لے۔ دو آدمی ایک ایک حصہ لیں۔ اس طرح چار آدمی شریک ہو جائیں یہ بھی جائز ہے۔ سات سے زائد مثلاً آٹھ آدمی شرکت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ساتویں حصے سے کم کسی کا حصہ نہیں ہو سکتا ورنہ قربانی درست نہیں ہوگی۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ سب حصہ داروں کی نیت قربانی کی ہو یا عقیقہ کی۔ صرف گوشت کھانے یا گوشت بیچنے کی نیت

کسی کی نہ ہو ورنہ کسی کی بھی قربانی درست نہ ہوگی۔

تقسیم

یہ قطعاً جائز نہیں ہے کہ کوئی حصہ کم یا زیادہ ہو۔ ورنہ ایک قسم کا سود ہو جائے گا۔ جس کا کھانا اور کھلانا دونوں ناجائز ہیں۔ پس ضروری ہے کہ پوری احتیاط کے ساتھ تول کر بانٹا جائے اٹکل اور اندازہ سے تقسیم کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر گوشت کے ساتھ کلہ پائے اور کھال کو بھی شریک کر لیا جائے تو جس طرف کلہ پائے یا کھال ہو اس طرف اگر گوشت کم ہو۔ درست ہے چاہے جتنا کم ہو۔

عمریں

اونٹ کم سے کم پانچ برس۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسہ کم از کم دو سال۔ بکرا، بکری، بھیڑا، بھیڑ[1] اور دنبہ کم سے کم ایک سال کا ہونا چاہیئے۔ اس سے اگر عمر کم ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ البتہ دنبہ چھ ماہ کی عمر کا۔ اگر ایسا فربہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو اور اگر سال بھر والے دنبوں میں چھوڑ دیں تو کچھ فرق نہ معلوم ہو تو ایسے دنبے کی بھی قربانی درست ہوگی۔

عیب دار جانور جن کی قربانی درست نہیں ہے

(۱) اندھا۔ کانا۔ اور ایسا جانور جس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی جاتی رہی ہو یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو یا تہائی یا تہائی سے زیادہ دم کٹ گئی ہو

[1] بھیڑ کا بھی یہی حکم ہے جو دنبے کا ہے۔

ان کی قربانی درست نہیں ہے۔

(۲) ایسا لنگڑا جانور کہ تین پاؤں سے چلتا ہو چوتھا پاؤں رکھتا ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں ہوگی اور اگر چلتے وقت وہ چوتھا پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی جائز ہوگی۔

(۳) اتنا دبلا بالکل مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر دبلا ہے مگر ایسا نہیں کہ مریل ہوگیا ہو اس کی قربانی درست ہے۔ لیکن بہتر بہرحال یہی ہے کہ قربانی کا جانور موٹا تازہ فربہ ہو۔

(۴) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں اور اگر کچھ دانت گر گئے لیکن جتنے گرے ہیں ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہوگی۔

(۵) جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور اگر کان تو ہیں مگر بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

(۶) جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں ہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو قربانی درست نہیں ہے۔

(۷) خصی بکرے اور مینڈھے کی بھی قربانی درست ہے۔ جس

جانور کے خارشت ہو اس کی بھی قربانی درست ہے البتہ اگر خارشت کی وجہ سے بالکل لاغر ہوگیا ہو تو درست نہیں ہے۔

قربانی کا گوشت

بہتر یہ ہے کہ ایک تہائی حصہ فقیروں کو خیرات کر دیا جائے باقی خود کھائیں اور دوست احباب اور رشتہ داروں کو پیش کریں۔ اگر خیرات کا حصہ تہائی سے کم ہوگیا تب بھی کوئی کراہت یا گناہ نہیں ہے۔

قربانی کی کھال

(۱) قربانی کی کھال آپ اپنے کام میں لا سکتے ہیں مثلاً مشک یا ڈول بنوالیں۔ یا جانماز تیار کرلیں۔

(۲) یہ بھی جائز ہے کہ کسی کو خدا واسطے دے دیں۔

(۳) یہ بھی جائز ہے کہ آپ فروخت کر دیں مگر جو قیمت ہے آپ وہی کی وہی ایسے ضرورت مندوں کو دیدیں جن کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہو جن کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں ان کو یہ قیمت کے دام بھی دینے درست نہیں

(۴) اگر کھال کی قیمت کے دام آپ نے کسی اور کام میں خرچ کر دیئے پھر اتنے ہی دام اپنے پاس سے آپ نے خیرات کر دیئے تو بیشک ادا بھی ہوگئی مگر بے ضابطہ اور غلط بات ہوئی۔

(۵) کھال کی قیمت مسجد یا کسی ایسے کار خیر میں خرچ نہیں کر سکتے جن میں کسی کو معین طور پر مالک نہ بنایا جا سکتا ہو۔ مثلاً کسی مردہ کے کفن دفن میں خرچ نہیں کر سکتے۔ ہاں اس کے کسی ضرورت مند وارث کو دے سکتے ہیں

کہ وہ اگر چاہے تو اس مردہ کے کسی کام میں اپنی طرف سے لگا دے۔

متفرق مسائل

(۱) قربانی کی رسی۔ جھول وغیرہ سب خیرات کردے (۲) گوشت بنانے والے (قصائی) کی مزدوری اپنے پاس سے دے۔ قربانی کا گوشت یا چربی یا چھیچھڑے وغیرہ یا قربانی کی کھال مزدوری میں دینی جائز نہیں ہے۔

(۳) کسی پر قربانی واجب نہیں تھی لیکن اس نے قربانی کی نیت سے جانور خرید لیا تو اب اس جانور کی قربانی واجب ہوگئی۔

(۴) اس غریب آدمی کا جس پر قربانی واجب نہیں تھی یہ جانور گم ہوگیا تو اب اس پر کچھ واجب نہیں لیکن اگر اس نے قربانی کے لئے دوسرا جانور خرید لیا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر دونوں کی قربانی واجب ہوگئی۔

(۵) اگر امیر آدمی کو جس پر قربانی واجب تھی ایسا اتفاق ہوا کہ پہلا جانور جو قربانی کے لئے خریدا تھا وہ گم ہوگیا تو اس نے دوسرا خریدا پھر پہلا بھی مل گیا تو اس پر صرف ایک کی قربانی واجب ہوگی دوسرے جانور کے بارہ میں اس کو اختیار ہوگا چاہے اپنے پاس رکھے چاہے بیچ دے۔

(۶) اگر کسی پر قربانی واجب تھی لیکن قربانی کے تینوں دن گزر گئے اور اس نے قربانی نہیں کی تو ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے اور اگر بکری خرید لی تھی تو بعینہ وہی بکری خیرات کردے۔

(۷) جس نے قربانی کی منت مانگی اور خدا کے فضل سے وہ کام ہو گیا تو اب قربانی کرنا واجب ہے چاہے مال دار ہو یا غریب۔

(۸) منت کی قربانی کا تمام گوشت خیرات کرنا ہوگا۔ نہ یہ خود کھا سکتا ہے نہ کسی امیر (صاحب نصاب) کو دے سکتا ہے اگر خود کچھ کھا یا یا کسی امیر کو دے دیا تو اتنا گوشت خیرات کرنا پڑے گا۔

(۹) اگر اپنی خوشی سے کسی مردہ کو ثواب پہنچانے کے لئے قربانی کرے تو اس کے گوشت میں سے خود کھانا کھلانا بانٹنا سب درست ہے جس طرح اپنی قربانی کا حکم ہے۔

(۱۰) لیکن اگر کسی مرنے والے نے وصیت کر دی تھی کہ میرے ترکہ میں سے میری طرف سے قربانی کی جائے اور اس وصیت پر اس کے مال میں سے قربانی کی گئی ہے تو اس قربانی کے تمام گوشت اور پاؤں وغیرہ کو خیرات کر دینا واجب ہے۔

(۱۱) اگر کوئی شخص یہاں موجود نہیں ہے اور دوسرے شخص نے اس کی طرف سے بغیر اس کے کہے قربانی کر دی تو یہ قربانی صحیح نہیں ہوگی۔ اور اگر کسی جانور میں کسی غائب کا حصہ اس کے کہے بغیر لے کر لیا تو اور حصہ داروں کی قربانی بھی صحیح نہ ہوگی۔

(۱۲) اگر ایک جانور میں کئی آدمی شریک ہیں وہ آپس میں گوشت تقسیم نہیں کرتے بلکہ یک جا فقراء اور احباب کو تقسیم کر دیتے ہیں۔ یا پکا کر کھلا دیتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے البتہ اگر آپس میں حصے تقسیم

کریں گے تو اس میں برابری ضروری ہے۔

(۱۳) قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

(۱۴) گیابھن جانور کی قربانی کی جا سکتی ہے اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کر دیا جائے۔

---

(۵)

عقیقہ

بچہ ابھی پالنے میں بھی نہیں پہنچا کہ اسلام اس کو اپنی تعلیم و تربیت کے آغوش میں لے لیتا ہے۔ اور اس کے ننھے ننھے دل و دماغ پر دین و ایمان کی دھیمی دھیمی روشنی ڈالنی شروع کر دیتا ہے۔ بچہ کی یہ بساط نہیں ہوتی کہ عمل کا بوجھ سہار سکے۔ لہٰذا عمل کی ذمہ داری سرپرستوں پر ہوتی ہے۔ چنانچہ حکم ہے۔

جیسے ہی ولادت ہو۔ فوراً آلائش دور کرو۔ نہلاؤ، دھلاؤ صاف کپڑے میں بچے کو لپیٹو۔ بہتر یہ ہے کہ یہ کپڑا سفید ہو۔ ہو سکے تو کسی

بزرگ سے تحنیک کراؤ۔ پھر داہنے کان میں اذان بائیں کان میں تکبیر کہہ دو۔ ساتویں دن عقیقہ کرا دو۔ اور اللہ۔ رسول یا بزرگانِ دین کے نام پر بچہ کا اچھا سا نام تجویز کر دو۔

تحنیک حنک سے ماخوذ ہے۔ حنک تالو کو کہتے ہیں۔ تحنیک کا مطلب ہوا تالو پر کوئی چیز لگا دینا۔

جب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو آغوشِ مبارک میں لیا۔ پھر ایک چھوارہ چبا کر کچھ حصہ بچہ کے تالو سے مل دیا یہ ہے تحنیک کی حقیقت اور اس کی ترکیب۔ اگر چھوارہ مہیا نہ ہو تو کھجور سے اسی طرح تحنیک کر دیں۔ ورنہ کوئی چیز میٹھی اور اگر میسر ہو تو شہد تالو سے لگا دیں۔

عقیقہ کے معنی ہمارے یہاں تو بیاہ شادی کی طرح عقیقہ بھی ایک "رسم" کا نام ہو گیا ہے۔ مگر در اصل عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو پیدائش کے وقت بچہ کے سر پر ہوتے ہیں اور وہ جانور جو اس تقریب میں ذبح کیا جائے اس کو بھی عقیقہ کہتے ہیں۔

حکمت و مصلحت خاص خاص موقعوں پر دوست احباب اور عزیز رشتہ دار اکھٹے ہوں۔ کھائیں

بیٹیں مل کر بیٹھیں۔ اس سے آپس کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں محبت بڑھتی ہے۔ اور اس مقصد کی بھی شہرت ہو جاتی ہے جس کے لئے یہ دعوت دی گئی ہے۔ مثلاً آپ نے ایک نیا مکان بنایا۔ اس خوشی میں آپ دعوت کرتے ہیں۔ تو جس طرح یہ دعوت اللہ تعالیٰ کے انعام کا شکر ادا کرنے کی ایک صورت ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ بات عام طور پر معلوم ہو جاتی ہو کہ یہ مکان آپ کا ہے۔ آپ اس کے مالک ہیں۔ پس عقیقہ میں آپ گوشت تقسیم کریں یا کھانا کھلائیں تو اس سے جس طرح اللہ کے انعام کا شکر ادا ہوگا آپس کے تعلقات خوشگوار ہونگے آپکے جذبۂ سخاوت کا اظہار ہوگا۔ اسی طرح بچّہ کے حسب ونسب کی شہرت بھی ہو جائیگی جو زندگی کے اکثر مرحلوں میں کار آمد ہوتی ہے۔

قربانی کیوں ؟

(۱) اسلامی تعلیم کی بنیاد یہ چند باتیں ہیں اپنے مالک و خالق کی بڑائی اور عظمت۔ توحید رسالت۔ خدا پرستی اور عبادت، جذبۂ ایثار۔ پس جس طرح اذان اور تکبیر کی آواز اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت۔ توحید و عبادت اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی بھینی بھینی مہک ہے جو بچہ کے دل و دماغ کو مہکا دیتی ہے۔ اسی طرح قربانی جذبۂ ایثار کا سبق ہے کہ یہ بچہ راہ خدا میں وقف ہے اور اس کی زندگی کا آخری نصب العین یہ ہے کہ یہ راہِ خدا میں قربان ہو۔

(۲) اسلام کا دوسرا نام "ملّتِ حنیف"۔ یا "ملّتِ

ابراہیمی" ہے۔ ملّت ابراہیمی کی نرالی شان وہ قربانیاں ہیں۔ جو سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سیّدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پیش کیں۔ جن کی یادگار حج کے موقع پر منائی جاتی ہے۔ جب اللہ کے خاص بندے احرام باندھ کر "لبّیک" کہتے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔ حج کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ قربانی کرتے ہیں اور پھر سر منڈواتے ہیں تاکہ زمانۂ احرام میں بڑھے ہوئے بالوں سے جو پریشانی تھی وہ رفع ہو اور اللہ تعالیٰ کے سیدھے سادے عاجز بندوں کی صورت بن جائے۔ یہ باتیں ملّت ابراہیمی کی علامتیں اور اس دینِ حنیف کا خاص رنگ و روپ ہیں۔

عیسائیوں نے زرد رنگ عیسائیت کی علامت قرار دی تھی۔ وہ بچہ کو زرد رنگ میں رنگ کر کہتے تھے کہ بچہ عیسائی ہوگیا۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ بچے کو دین ابراہیمی کے رنگ میں رنگو۔ حج کی علامتوں سے بچہ کو آراستہ و پیراستہ کرو۔ اذان اور تکبیر گویا "تلبیہ" ہے۔ قربانی نہ صرف حج بلکہ ملّتِ ابراہیمی کی خاص نشانی ہے اور سر منڈوانا حج کی علامت ہے اور اگر بچہ کو سفید کپڑے پہنانے ہیں تو احرام کی مشابہت بھی مکمل کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

صِبْغَةَ اللهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللهِ صِبْغَه

یعنی۔ ہم نے قبول کیا رنگ اللہ کا اور کس کا رنگ ہے اللہ سے بہتر

(۳) یہ تمام کام بچہ کے لئے توشگون اور "فال نیک" کا درجہ رکھتے ہیں۔ مگر ان کاموں سے بچہ کے ماں باپ کے دین وایمان کی روشنی تیز ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کاموں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور شاہ دوجہاں، تاج دار مدینہ۔ نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ ان کی یاد اور ان کی پاک زندگیوں سے سبق لینا۔ چراغ نور اور مشعل راہ ہے۔

فضیلت اور ثواب

سب سے بڑی فضیلت تو یہ ہے کہ محبوب رب العالمین۔ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جگر گوشوں سیدنا حضرت حسن اور سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کرایا۔ اور مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ ساتویں دن قربانی کرو۔ بڑھے ہوئے بالوں کا بوجھ بچہ کے سر سے ہٹاؤ۔ اور اچھا سا نام تجویز کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول برکت اور ہر عمل سراسر فضیلت ہے۔ جس سے دنیاوی فلاح بھی ہوتی ہے۔ اور آخرت میں کامیابی میسر آتی ہے پس اس بنا پر عقیقہ سراسر برکت اور فضیلت ہے اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب تک بچہ کا عقیقہ نہ ہو وہ گویا رہن ہے۔ یہ بچہ آلا بلا اور شیطانی آفتوں سے جب ہی محفوظ ہوگا۔ نیکی اور سعادت کے راستہ پر اس کا نشوونما اور اس کی بڑھوتری جب ہی درست ہوگی۔ اور

ماں باپ کو اس سے دین و دنیا کا پورا پورا فائدہ جب ہی پہنچ سکے گا جب اس کا عقیقہ کرا دیا جائے گا۔

حیثیت

اس تمام فضیلت کے باوجود یہ بات ہمیشہ یاد رہنی چاہئے کہ عقیقہ اور اس سے متعلق یہ تمام باتیں مستحب اور سنت کا درجہ رکھتی ہیں۔ فرض اور واجب تو کیا سنت مؤکدہ بھی نہیں ہیں۔ ان کے کرنے سے ثواب ضرور ہوگا۔ مگر نہ کرنے سے عذاب نہیں ہوگا۔

پس ان کو ایسا ضروری سمجھنا کہ قرض ادھار کرکے جس طرح بھی ہو ان کو انجام دیا جائے، اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ اس میں ثواب تو کیا ہوتا الٹا گناہ ہوگا۔

یہ یاد رکھو! جس کام کو اسلام نے ضروری نہیں بتایا۔ اس کو ضروری قرار دے لینا ایک طرح کی تحریف اور اسلام کی پاک تعلیم میں بگاڑ پیدا کر دینا ہے۔

مسائل اور احکام

(۱) جس جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اس کا عقیقہ بھی درست نہیں ہے اور جس کی قربانی درست ہے۔ اس کا عقیقہ بھی درست ہے اور اس کے گوشت اور کھال کے وہی احکام ہیں جو قربانی کے ہیں۔

(۲) عقیقہ کا کچا گوشت بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے اور

پکا کر بھی - اور یہ بھی درست ہے کہ دعوت کر کے کھلا دیں ۔

(۳) قربانی کے گوشت کی طرح عقیقہ کا گوشت بھی باپ، دادا، نانا، نانی، دادی سب کھا سکتے ہیں۔

(۴) عقیقہ کے لئے الگ جانور ذبح کیا جائے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ بڑے جانور کی قربانی میں سے حصّہ لے لیا جائے۔

(۵) لڑکے کا عقیقہ ہو تو دو بکری یا دو بھیڑ۔ یا دو دُنبے ذبح کئے جائیں اور اگر بڑے جانور کی قربانی میں سے عقیقہ کی نیت سے حصّہ لے رہے ہیں تو دو حصّے لئے جائیں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک جانور۔ اور قربانی کے حصّوں میں سے ایک حصّہ لیا جائے۔

(۶) لڑکے کے لئے اگر دو کی گنجائش نہیں ہے تو ایک ہی کافی ہے۔

(۷) لڑکے کے عقیقہ میں نر بہتر ہے۔ لیکن اگر نر نہ ہو تب بھی کوئی خرابی یا نقص نہیں ہے۔

(۸) بہتر ہے کہ عقیقہ سے پہلے بچہ کا نام رکھ لیا جائے ۔ تاکہ دعا کرتے وقت اس کا نام لے کر دعا کی جا سکے ۔ دعا کے الفاظ آگے آرہے ہیں "فلاں" کی جگہ بچہ کا نام لیا جائے۔

عقیقہ کب ہو؟

عقیقہ ساتویں دن ہونا چاہئے ۔ ساتویں دن نہ ہو سکے تو جب چاہے

کرے ۔ البتہ ساتویں دن ہونے کا خیال کرنا بہتر ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو اس سے ایک دن پہلے عقیقہ کرے ۔ یعنی اگر بچہ جمعہ کے روز ہوا تھا تو جمعرات کے روز عقیقہ کرے۔ اور اگر جمعرات کو ہوا تھا تو بدھ کو کرے یہ حساب سے ساتواں ہی دن ہوگا ۔

طریقہ

(۱) عقیقہ میں دو کام کیے جاتے ہیں ۔ جانور ذبح کیا جاتا ہے اور بچہ کے سر کے بال منڈوائے جاتے ہیں۔ یہ قطعاً ضروری نہیں ہے کہ دونوں ساتھ ساتھ ہی ہوں اور جس وقت بچہ کے سر پر اُسترا رکھا جائے ٹھیک اسی وقت قربانی ہو ۔ بلکہ تعلیم یہ ہے کہ جس طرح آسانی ہو یہ دونوں کام کر لئے جائیں ۔ پہلے قربانی کر لی جائے یا پہلے سر منڈوا دیا جائے ۔ دونوں بلا کسی کراہت کے درست ہیں۔

(۲) سر منڈوانے کے بعد بہتر یہ ہے کہ بچہ کے سر پر تھوڑا سا زعفران مل دیا جائے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا سونا خیرات کر دیا جائے۔ بال زمین میں دفن کر دئیے جائیں۔

ذبح کرنے کا طریقہ وہی ہے جو قربانی کے بیان میں گزر چکا ہے کہ قربانی کا جانور قبلہ رُخ لٹا کر یہ دعا پڑھی جائے ۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ۔

ترجمہ ۔ میں نے رُخ کر لیا اپنا اُس اللہ کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا سب سے ہٹ کر ۔ اور میں مشرک نہیں ہوں ۔ بیشک میری نماز میری قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ربّ العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے ۔ مجھے اسی کا حکم ہے اور میں فرمانبردار ہوں ۔ اے اللہ تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی لئے ۔

پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کے وقت یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ لِاِبْنِيْ فُلَانٍ .... دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ ۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِاِبْنِيْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ ۔ اے اللہ عقیقہ ہے میرے فلاں لڑکے کا ۔ اس ذبیحہ کا خون میرے بیٹے کے خون کے بدلے میں ۔ ہڈی ہڈی کے بدلے میں ۔ بال بال کے بدلے میں ۔ اے اللہ اس قربانی کو قبول فرما ۔ اور میری طرف سے اور میرے بچہ کی طرف سے فدیہ (کھینٹ) بنا دے آتش دوزخ سے محفوظ رہنے کے لئے ۔

ضروری ہدایت (۱) فلاں جس پر خط کھنچا ہوا ہے اس کی جگہ بچہ کا نام لیا جائے ۔ (۲) دو جگہ لفظ لِاِبْنِيْ آرہا ہے لڑکی ہو تو لابنتی کہا جائے ۔ ختم شد ۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

محمد میاں